جو اللہ نے نازل کیا اس سے الگ حکم دینا

اللّٰہ تعالی کہتا ہے کہ وہ شخص کافر، ظالم، فاسق ہے جس نے وہ فیصلہ کیا جو اس نے نازل نہیں کیا (سورہ المائدہ)- ان آیات کا ظاہر بہت سخت ہے لہذا اقوال الرجال کی مدد سے ان کے مفہوم میں الٹ پھیر کی جاتی ہے

سورہ المائدہ آیت ۵۰ میں ہے

آپ ان کے درمیان اس (فرمان) کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو اللّٰہ نے نازل فرمایا ہے اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور آپ ان سے بچتے رہیں کہیں وہ آپ کو ان بعض (احکام) سے جو اللّٰہ نے آپ کی طرف نازل فرمائے ہیں پھیر (نہ) دیں، پھر اگر وہ (آپ کے فیصلہ سے) روگردانی کریں تو آپ جان لیں کہ بس اللّٰہ ان کے بعض گناہوں کے باعث انہیں سزا دینا چاہتا ہے، اور لوگوں میں سے اکثر نافرمان (ہوتے) ہیں

یعنی اہل کتاب کی خواہش پر فیصلہ نہ کرو

اگر آپ ان آیات کا سیاق و سباق دیکھیں تو اس میں احکام توریت کا ذکر ہے کہ ان کو یہود و نصرانی نافذ نہیں کر رہے لہذا جو اللہ نے نازل کیا اس کے خلاف کرے تو کافر ہے فاسق ہے ظلم ہے-اس میں احکام بھی ہیں اور عقائد بھی ہیں

ان آیات کا سیاق و سباق اہل کتاب کے حوالے سے ہے کہ وہ عقیدہ وہ نہیں رکھتے جو توریت وانجیل کا ہے اس کا حکم بیان نہیں کرتے یعنی توحید کے معاملے میں

اور جو کتاب اللہ کے مطابق حکم نہ کرے یعنی عقیدہ نہ دے وہ کافر ہے

اسی طرح وہ حکم نہیں کرتے جو ان کی کتاب میں ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ وغیرہ

یہ حکم عام ہے – مسلمانوں پر بھی ہے

ابن عباس سے منسوب قول کفر دون کفر ثابت نہیں ہے

مستدرک الحاکم کی روایت ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ ” لَيْسَ بِالْكُفْرِ الَّذِي يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ إِنَّهُ لَيْسَ كُفْرًا يَنْقِلُ عَنِ الْمِلَّةِ {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} [المائدة: 44] كُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جو اس طرف گئے (اغلباً خوارج مراد ہیں) یہ کفر نہیں - یہ کفر نہیں جس پر ان کو ملت سے نکالا جائے اور وہ جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق حکم نہ کریں وہ کافر ہیں

کفر (امیر)، کفر (باللہ) سے الگ ہے

سفیان ثوری کی تفسیر کے مطابق ابن عباس اس آیت پر کہتے

قال: هي كفره، وليس كمن كفر بالله و اليوم الآخر

یہ انکار تو ہے لیکن اللہ اور یوم آخرت کے انکار جیسا نہیں ہے

مستدرک کی روایت میں ہشام بن حجیر المکی ہے جو ابن جریج کے شیوخ میں سے ہے اس کو ابن معین اور احمد نے ضعیف کہا ہے - اس قول کی اور سندیں بھی ہیں جو صحیح ہیں مثلا تفسیر عبد الرزاق والی روایت ہے جس میں الفاظ " لیکن اللہ اور اس کی کتابوں اور فرشتوں کا کفر کرنے جیسا نہیں ہے " کو ابن طاؤس کا قول کہا گیا ہے نہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا

تفسیر عبدالرزاق میں ہے

عبد الرزاق في "تفسيره" (1 / 191) عن معمر، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قال: سئل ابن عباس عن قوله: {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ الله فأولئك هم الكافرون} ، قال: هي كفر، قال ابن طاوس: وليس كمن كفر بالله وملائكته وكتبه ورسله.

ابن عباس سے اس آیت پر سوال ہوا۔ابن عباس نے کہا یہ کفر ہی ہے-ابن طاوس نے کہا لیکن اللہ اور اس کی کتابوں اور فرشتوں کا کفر کرنے جیسا نہیں ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک کوئی قاضی احکام میں ایسا حکم کرے جو اللہ نے نہ دیا ہو تو وہ کفر کا مرتکب ہے اور ان کے شاگرد طاؤس نے اضافہ کیا کہ یہ کفر، کفر اکبر نہیں ہے

ابن عباس سے جو قول ثابت ہو رہا ہے وہ یہ ہے

سنن نسائی باب: تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} کی حدیث ہے جس کو اِلبانی، صحیح الاِسناد موقوف قرار دیتے ہیں

حديث نمبر: 5402

أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتْ مُلُوكٌ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَامُ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ ، وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ، قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ: مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَّا هَؤُلَاءِ، إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ سورة المائدة آية 44، وَهَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مَعَ مَا يَعِيبُونَّا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوا كَمَا نَقْرَأُ، وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا، فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ، أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا، فَقَالُوا: مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذَلِكَ دَعُونَا، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً، ثُمَّ ارْفَعُونَا إِلَيْهَا، ثُمَّ اعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: دَعُونَا نَسِيحُ فِي الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَفِرُ الْآبَارَ، وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حَمِيمٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَفَعَلُوا ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا سورة الحديد آية 27، وَالْآخَرُونَ قَالُوا: نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ، وَنَسِيحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ، وَنَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ، وَهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانِ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِ، فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ، انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ، وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِيَاحَتِهِ، وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهِ، فَآمَنُوا بِهِ، وَصَدَّقُوهُ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ سورة الحديد آية 28، أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ بِعِيسَى، وَبِالتَّوْرَاةِ،

وَالْإِنْجِيلِ، وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ: وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ سورة الحديد آية 28 الْقُرْآنَ، وَاتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ سورة الحديد آية 29 يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَلا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ سورة الحديد آية 29 الْآيَةَ .

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعد بادشاہ ہوئے جنہوں نے تورات اور انجیل کو بدل ڈالا، ان میں کچھ مومن تھے جو توراۃ پڑھتے تھے- ان کے بادشاہوں سے (مصاحبین دربار کی جانب سے) عرض کیا گیا: ہمیں اس سے زیادہ سخت گالی نہیں ملتی جو یہ (مومن) ہمیں دیتے ہیں، یہ (مومن) لوگ پڑھتے ہیں جس نے اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کیا وہ کافر ہیں یہ لوگ اس قسم کی آیات پڑھتے ہیں ور ساتھ ہی وہ چیزیں پڑھتے ہیں جس میں ہمارا عیب نکلتا ہے تو انہیں بلا کر کہو کہ وہ بھی ویسے ہی پڑھیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور اسی طرح کا ایمان لائیں جیسا ہم لائے ہیں، چنانچہ اس (بادشاہ) نے انہیں بلایا اور اکٹھا کیا اور کہا: قتل منظور کرو یا پھر توراۃ اور انجیل کو پڑھنا چھوڑ دو، البتہ وہ پڑھو جو بدل دیا گیا ہے۔

ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہمیں چھوڑ دو: ہمارے لیے ایک مینار بنا دو اور ہمیں اس پر چڑھا دو پھر ہمیں کھانے پینے کی کچھ چیزیں دے دو، تو ہم تمہارے پاس کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔

ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ہمیں چھوڑ دو، ہم زمین میں گھومیں اور بھٹکتے پھریں اور جنگلی جانوروں کی طرح پئیں، پھر اگر تم ہمیں اپنی زمین میں دیکھ لو تو مار ڈالنا

ان میں سے بعض لوگوں نے کہا: ہمارے لیے صحراء و بیابان میں گھر بنا دو، ہم خود کنویں کھود لیں گے اور سبزیاں بو لیں گے، پھر پلٹ کر تمہارے پاس نہ آئیں گے اور نہ تمہارے پاس سے گزریں گے، اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس کا دوست یا رشتہ دار اس میں نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ تعالیٰ نے آیت

«ورھبانیة ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم إلا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا (الحدید: ٢٧)

اور رجود رہبانیت انہوں نے خود نکالی تھی ہم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا سوائے اللہ کی رضا جوئی کے، پھر انہوں نے اس کی بھی پوری رعایت نہیں کی

نازل فرمائی

کچھ دوسرے لوگوں نے کہا: ہم بھی فلاں کی طرح عبادت کریں گے اور فلاں کی طرح گھومیں گے اور فلاں کی طرح گھر بنائیں گے حالانکہ وہ شرک میں مبتلا تھے، یہ ان لوگوں کے ایمان سے باخبر نہ تھے جن کی پیروی کا یہ دم بھر رہے تھے

جب اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان میں سے بہت تھوڑے سے لوگ بچے تھے- کوئی شخص اپنے عبادت خانے سے اترا تو کوئی اور جنگل میں گھومنے والا گھوم کر لوٹا اور کوئی

گرجا گھر میں رہنے والا گرجا گھر سے لوٹا اور یہ سب کے سب آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

«یا أیھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ»

اے لوگو! جو ایمان رکھتے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کا دوگنا حصہ دے گا (الحدید: ۲۹)

دوہرا اجر ان کے عیسیٰ، تورات اور انجیل پر ایمان کے بدلے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور تصدیق کے بدلے - پھر فرمایا: وہ تمہارے چلنے کے لیے ایک روشنی دے گا یعنی قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی تاکہ اہل کتاب یعنی وہ اہل کتاب جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں جان لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے

یہ متن ایک دوسری سند سے بھی آتا ہے جو ضعیف ہے - کتاب إخبار القضاة از وکیع (المتوفی: 306ھ-) میں ہے

أَخْبَرَنِي جعفر بْن الْحسَن؛ قال : حَدَّثَنَا وهب بْن بقية؛ قال : حَدَّثَنَا خالد، عَن عطاء بْن السائب، عَن سعيد بْن جبير، عَن ابْن عَبَّاس؛ قال : نعم القوم أنتم؛ إن كان ما كان من حلو فهو لكم، وما كان من مر هو لأهل الكتاب؛ كأنه يرى أن ذلك في المسلمين؛ الآيات الثلاث : { الْكَافِرُونَ } المائدة 44 و : { الظَّالِمُونَ } المائدة 45 و : {الْفَاسِقُونَ } المائدة 47

سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا تم اچھی قوم ہو ، جو میٹھا وہ تمہارے لئے ہے جو کڑوا ہے وہ اہل کتاب کے لئے ہے ، وہ ان آیات کو مسلمانوں پر بھی دیکھتے تھے – تین آیات { الْكَافِرُونَ } المائدة 44 و : { الظَّالِمُونَ } المائدة 45 و : {الْفَاسِقُونَ } المائدة 47

اس کی سند ضعیف ہے امام عقیلی کی رائے میں سے آخر میں بصرہ میں عطاء بن السائب المتوفی ۱۳۶ھ سے سننے والوں میں یہ لوگ ہیں

فأما جرير وخالد بن عبد الله وابن علية وعلى بن عاصم وحماد بن سلمة وبالجملة أهل البصرة فأحاديثهم عنه مما سمع منه بعد الاختلاط لانه إنما قدم عليهم فى آخر عمره انتهى

پس جریر اور خالد بن عبد اللہ اور ابن علیة اور علی بن عاصم اور حماد بن سلمة اور دیگر اہل بصرہ آخر میں سننے والوں میں ہیں اختلاط کے عالم میں

خوارج کی اجتہادی غلطی

خوارج کہتے تھے کہ جس نے قرآن کی کسی آیت پر اجتہادی غلطی کی وہ بھی کافر ہے اور اس آیت کو لگاتے - اس میں مسئلہ یہ تھا کہ وہ اس آیت کو اصحاب رسول پر لگا رہے تھے جن کے ایمان پر قرآن گواہ ہے – اصحاب رسول نے بردباری کا مظاہرہ کیا اور اس پر کہا کہ خوارج کافر نہیں ہیں وہ امیر یعنی علی کی اطاعت سے خارجی ہیں لیکن ان کا یہ انکار ، کفر نہیں ہے - ابن عباس اور علی کے نزدیک خوارج کافر نہیں تھے - اگر معاملات میں اختلافات پر کوئی غلط موقف اپنا لے لیکن اللہ ، اس کی کتاب ، قبلہ ، رسولوں اور فرشتوں کا اقراری ہو تو کافر نہیں ہو گا - خیال رہے کہ سن ۳۷ ہجری میں خوارج اور اصحاب رسول میں عقیدے کوئی اختلاف نہیں تھا بلکہ معاملات پر تھا جو بگڑ کر تاویل قرآن کا اختلاف بن گیا - ابن عباس کے حوالے سے آیا ہے کہ ان کے نزدیک ان آیات کا استعمال خوارج پر نہیں کیا جائے گا جو خلیفہ امیر علی کو نہیں مان رہے تھے – دوسری طرف خوراج کے نزدیک اصحاب رسول نے وہ حکم نہیں کیا جو اللہ کا تھا جس کی بنا پر علی حق پر نہیں رہے تھے – خوارج کہتے کہ معاویہ باغی ہے اس سے جنگ جاری رکھی جائے جبکہ علی نے اپنے اور معاویہ کے درمیان ایک فیصل مقرر کیا - خوارج نے کہا یہ تو غیر اللہ کا حکم لیا جا رہا ہے جو خلاف قرآن ہے -

راقم کہتا ہے خوارج نے ارتاد نہیں کیا تھا جنگ میں معاویہ نے علی کو تجویز دی کہ لوگ مر رہے ہیں کوئی تیسرا ثالث مقرر کرو کہ وہ اب فیصلہ کرے ورنہ امت اس طرح ایک دوسرے کو ہی قتل کر دے گی - علی نے ثالث کی بات مان لی اور جنگ صفین ختم ہو گئی - علی کے لشکر کا ایک گروہ اس پر کہنے لگا کہ یہ ثالث کا حکم کہاں سے آیا ؟ قرآن میں سورہ المائدہ میں بغاوت پر کیا یہ حکم نہیں کہ ان کو قتل کرو ، سولی دو ؟ اس حکم کو لیا جائے کیونکہ یہ معاویہ باغی ہے - علی نے کہا کہ یہ اختلاف خلافت پر نہیں قصاص عثمان پر ہے اور اختلاف جو معاملات پر ہو ، ان میں حکم یعنی فیصلہ کرنے والا مقرر کیا جا سکتا ہے مثلا قرآن میں ہے طلاق میں ایک ثالث مقرر کرو یا دیگر مسائل میں

اس پر ابن عباس نے ان کو آیات سنائیں کہ اللہ کا حکم ہے کہ

[يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ] [المائدة: 95]، وبقوله: {فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: 35

عدل والا ان میں حکم کرے

اور

اپنے اہل میں حکم کرنے والا کرو

یعنی یہاں غیر اللہ کا حکم لینے کا اللہ نے حکم کیا ہے – ان دو آیات کا تعلق معاملات سے ہے – لہذا یہاں پر سورہ مائدہ کی آیات نہیں لگیں گی اگر معاویہ کو یا کسی صحابی کو فیصلہ کرنے والا بنا دیا جائے

اس تناظر میں ابن عباس نے ان آیات کی تفسیر کی ہے کہ معاملات میں سورہ مائدہ کی لم يحكم بما انزل الله والی آیات نہیں لگے گی

راقم کہتا ہے اگر کوئی شخص اللہ کے حکم کو پسند نہ کرے مثلا شراب پینا پسند کرے اور کہے کہ خواہ ماخواہ اللہ نے اس کو حرام کیا تو یہ کفر ہے اس سے یہ شخص مرتد ہو جائے گا- اگر کہے شراب حرام ہے لیکن پیتا ہوں تو یہ عاصی گناہ گار ہے کافر نہیں[1] –

وہ خوارج جو علی رضی اللہ عنہ سے قتال کر رہے تھے ان کے عقائد میں کوئی خرابی معلوم نہیں بلکہ ان کی تفسیری آراء میں خرابی پیدا ہوئی اور وہ فتنہ و فساد پر اتر آئے

مسند احمد۔ جلد اول۔ حدیث 621

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَاضِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوسٌ مَرْجِعَهُ مِنْ الْعِرَاقِ لَيَالِيَ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ هَلْ أَنْتَ صَادِقِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ تُحَدِّثُنِي عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَمَا لِي لَا أَصْدُقُكِ قَالَتْ فَحَدِّثْنِي عَنْ قِصَّتِهِمْ قَالَ فَإِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَاتَبَ مُعَاوِيَةَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ فَنَزَلُوا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا حَرُورَاءُ مِنْ جَانِبِ الْكُوفَةِ وَإِنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا انْسَلَخْتَ مِنْ قَمِيصٍ أَلْبَسَكَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْمٍ سَمَّاكَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ ثُمَّ انْطَلَقْتَ فَحَكَّمْتَ فِي دِينِ اللَّهِ فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَتَبُوا عَلَيْهِ وَفَارَقُوهُ

---

[1] لیکن محدثین کی ایک جماعت کہتی ہے یہ بھی کافر ہے

عَلَيْهِ فَأَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا أَنْ امْتَلَأَتْ الدَّارُ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ دَعَا بِمُصْحَفٍ إِمَامٍ عَظِيمٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ أَيُّهَا الْمُصْحَفُ حَدِّثْ النَّاسَ فَنَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَسْأَلُ عَنْهُ إِنَّمَا هُوَ مِدَادٌ فِي وَرَقٍ وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رُوِينَا مِنْهُ فَمَاذَا تُرِيدُ قَالَ أَصْحَابُكُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ خَرَجُوا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فِي امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقْ اللَّهُ بَيْنَهُمَا فَأُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ دَمًا وَحُرْمَةً مِنْ امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَنَقَمُوا عَلَيَّ أَنْ كَاتَبْتُ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ جَاءَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ حِينَ صَالَحَ قَوْمَهُ قُرَيْشًا فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سُهَيْلٌ لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ كَيْفَ نَكْتُبُ فَقَالَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ أُخَالِفْكَ فَكَتَبَ هَذَا مَا صَالَحَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قُرَيْشًا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ قَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَأَنَا أُعَرِّفُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ هَذَا مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ قَوْمٌ خَصِمُونَ فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا تُوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللَّهِ فَقَامَ خُطَبَاؤُهُمْ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَنُوَاضِعَنَّهُ كِتَابَ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ بِحَقٍّ نَعْرِفُهُ لَنَتَّبِعَنَّهُ وَإِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَنُبَكِّتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ فَوَاضَعُوا عَبْدَ اللَّهِ الْكِتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ آلَافٍ كُلُّهُمْ تَائِبٌ فِيهِمْ ابْنُ الْكَوَّاءِ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ عَلَى عَلِيٍّ الْكُوفَةَ فَبَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى بَقِيَّتِهِمْ فَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ فَقِفُوا حَيْثُ شِئْتُمْ حَتَّى تَجْتَمِعَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا تَسْفِكُوا دَمًا حَرَامًا أَوْ تَقْطَعُوا سَبِيلًا أَوْ تَظْلِمُوا ذِمَّةً فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ نَبَذْنَا إِلَيْكُمْ الْحَرْبَ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا ابْنَ شَدَّادٍ فَقَدْ قَتَلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَطَعُوا السَّبِيلَ وَسَفَكُوا الدَّمَ وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ فَقَالَتْ أَاللَّهِ قَالَ أَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَانَ قَالَتْ فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يَتَحَدَّثُونَهُ يَقُولُونَ ذُو الثُّدَيِّ وَذُو الثُّدَيِّ قَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ وَقُمْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلَى فَدَعَا النَّاسَ فَقَالَ أَتَعْرِفُونَ هَذَا فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِثَبَتٍ يُعْرَفُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَتْ فَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَامَ عَلَيْهِ كَمَا يَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَتْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا قَالَتْ أَجَلْ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَرْحَمُ اللَّهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ

عبیداللہ بن عیاض کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند روز بعد عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ عراق سے واپس آکر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت ہم لوگ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا عبداللہ! میں تم سے جو پوچھوں گی، اس کا صحیح جواب دو گے؟ کیا تم مجھے ان لوگوں کے بارے بتا سکتے ہو جنہوں نے علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے سچ کیوں نہیں بولوں گا، فرمایا کہ پھر مجھے ان کا قصہ

سناؤ۔

عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتابت شروع کی اور دونوں ثالثوں نے اپنا اپنا فیصلہ سنا دیا، تو آٹھ ہزار لوگ جنہیں قراء کہا جاتا تھا، نکل کر کوفہ کے ایک طرف حروراء نامی علاقے میں چلے گئے، وہ لوگ علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئے تھے اور ان کا یہ کہنا تھا کہ اللہ نے آپ کو جو قمیص پہنائی تھی، آپ نے اسے اتار دیا اور اللہ نے آپ کو جو نام عطاء کیا تھا آپ نے اسے اپنے آپ سے دور کر دیا، پھر آپ نے جاکر دین کے معاملے ثالث کو قبول کرلیا، حالانکہ حکم تو صرف اللہ کا ہی چلتا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ لوگ ان سے ناراض ہو کر جدا ہوگئے ہیں تو انہوں نے منادی کو یہ نداء لگانے کا حکم دیا کہ امیر المومنین کے پاس صرف وہی شخص آئے جس نے قرآن کریم اٹھا رکھا ہو، جب ان کا گھر قرآن پڑھنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے قرآن کریم کا ایک بڑا نسخہ منگوا کر اپنے سامنے رکھا، اور اسے اپنے ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہنے لگے اے قرآن! لوگوں کو بتا، یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے امیر المومنین! آپ اس نسخے سے کیا پوچھ رہے ہیں؟ یہ تو کاغذ میں روشنائی ہے، ہاں! اس کے حوالے ہم تک جو احکام پہنچے ہیں وہ ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں، آپ کا اس سے مقصد کیا ہے؟ فرمایا تمہارے یہ ساتھی جو ہم سے جدا ہو کر چلے گئے ہیں، میرے اور ان کے درمیان قرآن کریم ہی فیصلہ کرے گا، اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں میاں بیوی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کے اہل خانہ کی طرف سے بھیجو، اگر ان کی نیت محض اصلاح کی ہوئی تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا، میرا خیال ہے کہ ایک آدمی اور ایک عورت کی نسبت پوری امت کا خون اور حرمت زیادہ اہم ہے (اس لئے اگر میں نے اس معاملہ میں ثالثی کو قبول کیا تو کونسا گناہ کیا؟) اور انہیں اس بات پر جو غصہ ہے کہ میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط و کتاب کی ہے (تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو پھر مسلمان اور صحابی ہیں) جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تھے اور سہیل بن عمرو ہمارے پاس آیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم قریش سے صلح کی تھی تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہی لکھوایا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اس پر سہیل نے کہا کہ آپ اس طرح مت لکھوایئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کس طرح لکھوائیں؟ اس نے کہا کہ آپ باسمک اللھم لکھیں۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام محمد رسول اللہ لکھوایا تو اس نے کہا کہ اگر میں آپ کو اللہ کا پیغمبر مانتا تو کبھی آپ کی مخالفت نہ کرتا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ لکھوائے

ہذا ما صالح محمد بن عبداللہ قریشا

اور اللہ فرماتا ہے کہ پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے (میں نے تو اس نمونے کی پیروی کی

ہے)

اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا، راوی کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا، جب ہم ان کے وسط لشکر میں پہنچے تو ابن الکواء نامی ایک شخص لوگوں کے سامنے تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے حاملین قرآن ! یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے ہیں، جو شخص انہیں نہ جانتا ہو، میں اس کے سامنے ان کا تعارف قرآن کریم سے پیش کر دیتا ہوں، یہ وہی ہیں کہ ان کے اور ان کی قوم کے بارے میں قرآن کریم میں قوم خصمون، یعنی جھگڑالو قوم کا لفظ وارد ہوا ہے، اس لئے انہیں ان کے ساتھی یعنی علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیج دو اور کتاب اللہ کو ان کے سامنے مت بچھاؤ۔ یہ سن کر ان کے خطباء کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ بخدا ! ہم تو ان کے سامنے کتاب اللہ کو پیش کریں گے، اگر یہ حق بات لے کر آئے ہیں تو ہم ان کی پیروی کریں گے اور اگر یہ باطل لے کر آئے ہیں تو ہم اس باطل کو خاموش کرا دیں گے، چنانچہ تین دن تک وہ لوگ کتاب اللہ کو سامنے رکھ کر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مناظرہ کرتے رہے، جس کے نتیجے میں ان میں سے چار ہزار لوگ اپنے عقائد سے رجوع کر کے توبہ تائب ہو کر واپس آگئے، جن میں خود ابن الکواء بھی شامل تھا اور یہ سب کے سب علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ افراد کی طرف قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوا دیا کہ ہمارا اور ان لوگوں کا جو معاملہ ہوا وہ تم نے دیکھ لیا، اب تم جہاں چاہو ٹھہرو، تاآنکہ امت مسلمہ متفق ہو جائے، ہمارے اور تمہارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ تم ناحق کسی کا خون نہ بہاؤ، ڈاکے نہ ڈالو اور ذمیوں پر ظلم و ستم نہ ڈھاؤ، اگر تم نے ایسا کیا تو ہم تم پر جنگ مسلط کر دیں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

یہ ساری روئیداد سن کر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابن شداد ! کیا انہوں نے پھر قتال کیا ان لوگوں سے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم ! علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک ان کے پاس اپنا کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک انہوں نے مذکورہ معاہدے کو ختم نہ کر دیا انہوں نے ڈاکے ڈالے، لوگوں کا خون ناحق بہایا، اور ذمیوں پر دست درازی کو حلال سمجھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا بخدا ! ایسا ہی ہوا ہے ؟ انہوں نے کہا جی ہاں ! اس اللہ کی قسم ! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ اس بات کی کیا حقیقت ہے جو مجھ تک اہل عراق کے ذریعے پہنچی ہے کہ ذوالثدی نامی کوئی شخص تھا ؟ عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے خود اس شخص کو دیکھا ہے اور مقتولین میں اس کی لاش پر علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا بھی ہوا ہوں اس موقع پر علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بلا کر پوچھا تھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو ؟ اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، کوئی مضبوط بات جس سے اس

کی پہچان ہو سکتی، وہ لوگ نہ بتا سکے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ جب علی رضی اللہ عنہ اس کی لاش کے پاس کھڑے تھے تو انھوں نے کیا وہی بات کہی تھی جو اہل عراق بیان کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے اس کے علاوہ بھی ان کے منہ سے کوئی بات سنی؟ انھوں نے کہا بخدا! نہیں، فرمایا اچھا ٹھیک ہے، اللہ علی پر رحم فرمائے، یہ ان کا تکیہ کلام ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں جب بھی کوئی چیز اچھی یا تعجب خیز معلوم ہوتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اہل عراق ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں

یہ روایت صحیح ہے-

وہ لوگ جنھوں نے علی کو خلیفہ ماننے سے انکار کیا ان کو خروج کرنے والا یا خارجی کہا جاتا ہے- اس نظریہ کے لوگ کہ علی نے معاویہ سے معاہدہ کر کے غلطی کی آج بھی ہیں اور ان کو اباضیہ کہا جاتا ہے اور یہ عمان الجزائر تیونس میں رہتے ہیں – عمان کی حکومت اباضی ہے دور نبوی سے بھی قبل سے یہ علاقہ قبیلہ ازد کا مسکن ہے جو خارجی نظریات کو ابن عباس اور حجاج بن یوسف کی زندگی میں اپنا چکا تھا اور آج تک یہ اسی عقیدہ کے حامل ہیں- حروریہ سے علی کی جنگ ان کی خلافت سے خروج کی وجہ سے ہوئی کیونکہ وہ بیعت دے کر علی کو چھوڑ چکے تھے اور اولوالامر کی اطاعت کے منکر ہو گئے تھے – حروریہ علی رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کے خلاف تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح ہو وہ کسی بھی طرح یہ قبول نہیں کر پائے اور علی رضی اللہ عنہ سے ہی حجت کرنے لگے ان سے قتال کا علی نے کوئی حکم نہیں دیا جب تک انہوں نے خود فساد فی الارض کا مظاہرہ نہیں کیا، نہ فورا ان کو عاد و ثمود کہا نہ کہ کسی حدیث رسول کی روشنی میں ان کا قتل عام- بلکہ ابن عبّاس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ ان کو سمجھائیں – لہذا علی کا ان خوارج سے قتال بطور حاکم حد شرعی کا نفاذ تھا تاکہ قانون کی بالادستی ہو اور باغی لوگوں سے لوٹ مار بند کریں

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی اگر کوئی وہ حکم نہ کرے جو اللہ نے دیا ہو تو وہ کافر ہے

الفاظ لیکن اللہ اور اس کی کتابوں اور فرشتوں کا کفر کرنے جیسا نہیں ہے، یہ اصل میں طاؤس کے الفاظ ہیں

مبشر احمد ربانی کہتے ہیں

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وقال ابن عباس وغير واحد من السلف في قوله تعالى : ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ ، ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ و ﴿الظّٰلِمُوْنَ﴾ كفر دون كفر، وفسق دون فسق، وظلم دون ظلم، وقد ذكر ذلك أحمد والبخاري وغيرهما."

[مجموع الفتاوى لابن تيميه : ٧/ ٥٢٢]

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور بہت سارے سلف صالحین نے اللہ کے فرمان: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ ، ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ اور ﴿الظّٰلِمُوْنَ﴾ کے بارے میں کہا ہے: یہ کفر دون کفر، فسق دون فسق اور ظلم دون ظلم ہیں اور یہ بات امام احمد ابن حنبل اور امام بخاری وغیرہما نے بیان کی ہے۔

لیکن یہ مغالطہ اس روایت سے جنم لے رہا ہے جس کی سند ضعیف ہے[2]- آخر اہل کتاب تو یہ کام کر کے کافر ہو جائیں لیکن مسلمان کہلانے والے نہ ہوں کیسے ممکن ہے؟

---

[2] مستدرک کی روایت میں هشام بن حجير المكي ہے جو ابن جریج کے شیوخ میں سے ہے اس کو ابن معین اور احمد نے ضعیف کہا ہے - اس قول کی اور سندیں بھی ہیں جو صحیح ہیں مثلا تفسیر عبد الرزاق والی روایت ہے جس میں

اہل کتاب اللہ کی آیات کو چھپا دیتے تھے تا کہ ان پر عمل نہ کرنا پڑے مثلا رجم کی سزا والی حدیث میں اس کا ذکر موجود ہے —وہ قصاص کے قوانین کو بدل رہے تھے —اس بنا پر احکام کو چھپانے پر کہا گیا کہ وہ حکم نہ کیا جو احکام میں ہے تو کفر کیا اور یہ کفر اصغر نہیں ہے —کیا آیات کو چھپانا ایسا ہے جیسا ایک بیوی اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو؟ ہر گز نہیں لیکن مبشر احمد ربانی نے آیات چھپانے یعنی وہ حکم نہ کرنا جو اللہ نے دیا اس کو کفر اصغر بنا دیا ہے اور مثال دی

مسئلہ تکفیر اور اس کے اصول و ضوابط 65

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ » [بخاری، کتاب الإیمان، باب کفران العشیر وکفر دون کفر : ۲۹۔ مسلم : ۹۰۷]

”مجھے آگ دکھلائی گئی تو اچانک دیکھا کہ اس میں اکثر عورتیں ہیں جو کفر کرتی ہیں۔“ کہا گیا : کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”وہ خاوندوں اور احسان کے ساتھ کفر کرتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی ایک کی طرف لمبا زمانہ احسان کرتا رہے پھر وہ تجھ میں کوئی چیز دیکھ لے تو کہہ دیتی ہے کہ میں نے تجھ میں کبھی بھی خیر نہیں دیکھی۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

”يطلق عليها الكفر لكنه كفر لا يخرج عن الملة.“ [فتح الباري : ۱/۱۵٦]

”عورت کی نافرمانی پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے، لیکن یہ ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔“

الفاظ " لیکن اللہ اور اس کی کتابوں اور فرشتوں کا کفر کرنے جیسا نہیں ہے " کو ابن طاؤس کا قول کہا گیا ہے نہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا

بلاشبہ بیویوں کا یہ عمل ان کو کافر مطلق نہیں کرتا لیکن اس کی سزا جہنم ہے –حدیث میں ہے کہ میں نے عورتوں کو جہنم میں دیکھا– پوچھا گیا کیوں ؟فرمایا کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں- یہ کفران نعمت تو ہے لیکن سورہ المائدہ کی آیات کا مطلب اس سے کہیں بڑھ کر سنجیدہ ہے

اگر کلمہ گو حاکم وہ حکم کرے جو اللہ کا نہیں تو وہ طاغوت ہے –اس پر اہل حدیث عالم یوسف ربانی کی طرف مولانا مودودی کا حوالہ دیا جاتا ہے لیکن بات بدل دی جاتی ہے

مولانا مودودی لکھتے ہیں: طاغوت،لغت کے اعتبار سے ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اپنی جائز حد سے تجاوز کر گیا ہو،قرآن کی اصطلاح میں طاغوت سے مراد وہ بندہ ہے جو بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقائی و خداوندی کا دم بھرے اور خدا کے بندوں سے اپنی بندگی کرائے۔ خدا کے مقابلے میں ایک بندے کی سرکشی کے تین مرتبے ہیں: پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اصولاً اس کی فرمانبرداری ہی کو حق مانے مگر عملاً اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے اس کا نام فسق ہے۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اس کی فرمانبرداری سے اصولاً منحرف ہو کر یا تو خود مختار بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے یا اس کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے لگے یہ کفر ہے۔

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مالک سے باغی ہو کر اس کے ملک اور اس کی رعیت میں خود اپنا حکم چلانے لگے اس آخری مرتبے پر جو بندہ پہنچ جائے اسی کا نام طاغوت ہے اور کوئی شخص صحیح معنوں میں اللہ کا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس طاغوت کا منکر نہ ہو۔“

[تفهيم القرآن تفسير البقرة : ٢٥٦]

مودودی کے نزدیک اپنا حکم دینا طاغوت کا تیسرا درجہ (یعنی آخری درجہ) ہے لیکن یوسف ربانی کہتے ہیں

مندرجہ بالا علماء و محدثین کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ کسی کلمہ گو کو طاغوت قرار دینا ثابت نہیں ہے، خوارج کی یہی بنیادی کجی ہے کہ وہ طاغوت کی اصطلاح کلمہ گو حکمران طبقہ پر چسپاں کرتے ہیں۔

یوسف ربانی کے قول سے مودودی خارجی سوچ کے حامل بنتے ہیں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ حکمران طبقہ اگر اپنا حکم چلانے لگے تو اس درجہ کا نام طاغوت ہے لیکن اہل حدیثیوں کا ایک ہی سانس میں طاغوت یہ تعریف کرنا اور پھر کہنے لگ جانا کہ جو ایسا کہے وہ طاغوت نہیں ہے سمجھ سے باہر ہے-

مودودی جمہوریت پسند واقع ہوئے تھے لہذا وہ کس طرح اپنے اس قول میں تطبیق دیتے تھے یہ راقم کے علم میں نہیں –اسی طرح تمام حزبی اور مذہبی تنظیمیں بھی جمہوریت کے خلاف مضامین اور تقریریں کرتی رہتی ہیں پھر یہ الیکشن میں شامل ہوتی ہیں- یہ راقم کو سمجھ نہیں آیا کہ اگر ان کے نزدیک جمہوریت غیر شرعی نظام ہے تو پھر اس میں شامل کیوں ہو جاتے ہیں –اس مسئلہ میں ان کا اتحاد و اتفاق نہیں ہے

خواجہ محمد قاسم \ کراچی کا عثمانی مذہب	کتاب مسئلہ تکفیر اور اس کے اصول و ضوابط از مبشر احمد ربانی میں صلاح الدین یوسف نے لکھا ہے

جمہوریت :۔ جمہوریت کے بارے میں عثمانی صاحب کی کوئی تحریر میری
نظر سے نہیں گزری۔ البتہ ان کے مریدوں کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے
نزدیک ووٹ ڈالنا بھی شرک ہے۔ اس مسئلہ میں اصلاح کی واقعی بہت گنجائش ہے
اگر کوئی اس کا نعم البدل نظام مل جائے تو ہمیں اسے قبول کر کے بہت خوشی ہو گی
نظام یہ آمریت ہے بہر حال بہتر ہے اسے شرک کہنا تو ایسے ہی ہے جیسے
پنچایتوں کا تحکیم کو کفر کہنا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو تو جمہوریت کو
ترک کرنے کی چنداں ضرورت نہیں مسلمانوں کا امیر اللہ کی کسی تازہ وحی کے ساتھ
نہیں بلکہ وشاورهم في الامر کے تحت بندوں کی آراء ہی سے منتخب ہوتا ہے۔
یہ ٹھیک ہے کہ ہر کس و ناکس کو حق رائے دہی نہیں ملنا چاہئے یہ نہایت غلط طریق
کار ہے یہ گدھے اور گھوڑے کو برابر سمجھ لینے سے بھی بڑا ظلم ہے اس طوفان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد تمیزی سے ملک میں کسی صالح انقلاب کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ آپ اس

) ''اسلام کی یہ ہدایت موجودہ مغربی جمہوریت سے یکسر مختلف ہے جس میں حزب اختلاف کا وجود نہایت ضروری ہے، جس کا کام ہی ہر وقت حکومت پر تنقید اور اس کے خلاف لوگوں کو خروج و بغاوت پر آمادہ کرنا ہے تاکہ وہ حکومت ناکام اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو جائے اور پھر وہ خود اس کی جگہ اقتدار پر فائز ہو جائے۔ اسلام میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا یہ تصور نہیں ہے، سب ایک ہی امت ہیں، ایک ہی کشتی کے سوار ہیں جن کے مفادات اور مقاصد بھی ایک ہی ہیں اور حکمرانوں کی کوتاہیوں کے باوجود عوام کو ان کے خلاف خروج و بغاوت پر آمادہ کرنا جرم ہے، کیونکہ ہر چند سالوں کے بعد عام انتخابات پر قوم کے کروڑوں بلکہ اربوں روپے برباد کر دینا اور گلی گلی، کوچے کوچے بلکہ گھر گھر میں انتشار و تفریق کے بیج بونا بھی اسلامی تعلیمات سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ اسلام میں حکمرانی کے لیے چند سالوں کی حد مقرر نہیں ہے اور نہ وہ جلد جلد حکمرانوں کے عزل و نصب کو پسند ہی کرتا ہے۔ ان کی کوتاہیوں کو برداشت کرنے کی تاکید میں بھی یہی حکمت ہے تاکہ ایک حکمران کو حکومت کرنے کا زیادہ سے زیادہ وقت ملے کہ اسی میں عوام کا بھی مفاد ہے اور ملک کا استحکام بھی۔ کاش لوگ مغربی جمہوریت کے اس فریب اور سراب سے نکلیں اور اسلامی ہدایات کی روشنی میں اپنا نظام حکومت ترتیب دیں۔ [جلد اول، ص : ٦١٧، طبع جدید]

یعنی مغربی جمہوریت ایک خلاف اسلام نظم ہے دوسرا کہہ رہا ہے نہیں ہے

کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی بتاتے ہیں کہ اپنا فیصلہ صادر کرنا کفر ہے

① استحلال: اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے خلاف کسی فیصلہ کو جائز اور حلال سمجھنا۔
شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کے کافر ہونے پر علماء کا اجماع ہے جس نے کسی ایسی چیز کو حلال سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا، یا حلال چیز کو حرام سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ [فتاویٰ ابن باز : ٢/ ٣٣٠]

② تبدیل: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو ہٹا کر اس کی جگہ اپنا فیصلہ ثابت کرے اور اسے شریعت کی طرف منسوب کرے۔ ایسا کرنے والا شخص بالاجماع کافر و مرتد ہے۔
[فتاویٰ ابن تیمیة : ٣/ ٢٦٧]

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حدیث نمبر: 7055

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ ، قَالَ: "دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، قُلْنَا: أَصْلَحَكَ اللَّهُ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعْنَاهُ.

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکیر بن عبداللہ نے، ان سے بسر بن سعید نے، ان سے جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا کہ ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے وہ مریض تھے اور ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجئے جس کا نفع آپ کو اللہ تعالیٰ پہنچائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃالعقبہ میں سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔

حدیث نمبر: 7056

فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ".

انہوں (عبادہ بن صامت) نے بیان کیا کہ جن باتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنی حق تلفی میں بھی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور یہ بھی کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں جب تک ان کو اعلانیہ کفر کرتے نہ دیکھ لیں۔ اگر وہ اعلانیہ کفر کریں تو تم کو اللہ کے پاس سے دلیل مل جائے گی۔

یوسف ربانی کتاب حرمت مسلم ص ۸۰	مبشر ربانی کتاب مسئلہ تکفیر ص ۱۸۲

④ "بواحا" : یعنی ایسا واضح اور صریح کفر جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو اور اگر اس میں تاویل کی گنجائش ہو اور ہم اس کو کفر سمجھ رہے ہوں اور حکمران اس کو کفر نہ سمجھتے ہوں خواہ اپنے اجتہاد کی بنا پر یا کسی مجتہد کی تقلید کی بنا پر۔ پھر بھی ہم ان سے منازعت نہیں کریں گے، اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جس شخص نے یہ کہا کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور مامون الرشید خلقِ قرآن کا قائل تھا اور لوگوں کو اس کی دعوت دیتا تھا اور ترغیب دلاتا تھا اس کے باوجود امام احمد اس کو امیر المؤمنین کہتے تھے، کیونکہ امام احمد یہ سمجھتے تھے کہ خلق قرآن کا قول مامون کی نسبت سے صریح کفر نہیں ہے۔ (اس کا یہ کفر تاویل یا تقلید کی بنا پر تھا)

یعنی یہ لازم ہے کہ کفر صریح ہو جو تاویل کا احتمال نہ رکھتا ہو۔ اگر تاویل کا احتمال رکھتا ہو تو پھر بھی ہم ان سے منازعت نہیں کریں گے۔ (البتہ اس کے کفریہ عقیدے کی اصلاح ضرور کریں گے۔)

④ «بواحًا» یعنی ایسا صریح اور واضح کفر ہو جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو، اگر اس میں تاویل ہو اور ہم اسے کفر سمجھ رہے ہوں لیکن وہ اسے کفر نہ سمجھ رہے ہوں خواہ وہ اسے اپنے اجتہاد کی وجہ سے کفر نہ سمجھتے ہوں یا جو ان کے خیال میں مجتہد ہے اس کی تقلید کرتے ہوئے کفر نہ سمجھتے ہوں تو ہم ان سے جھگڑا نہیں کریں گے اگرچہ وہ فی نفسہ کفر ہو۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے:

”جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ لازماً کافر ہے اور مامون (جو اس وقت حکمران تھا) کہتا تھا قرآن مخلوق ہے اور لوگوں کو اس عقیدے کی دعوت بھی دیتا رہتا تھا اور ترغیب بھی۔ اس کے باوجود امام احمد رحمہ اللہ اسے امیر المومنین کہتے تھے، اس لیے کہ وہ سمجھتے تھے کہ قرآن کو مخلوق ماننا اس کی نسبت سے بواح اور صریح نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ وہ کفر صریح ہو تاویل کا احتمال نہ رکھتا ہو، اگر تاویل کا احتمال موجود ہو تو ہمارے لیے ان کے ساتھ جھگڑا کرنا حلال نہیں ہے۔“

ایک منٹ ! کفریہ عقیدہ اگر تاویل کی بنا پر نہیں بنایا جاتا تو پھر کس بنیاد پر بنایا جاتا ہے — اگر ایک عقیدہ نص سے ثابت ہے تو وہی لیا جاتا ہے — لیکن تاویل کر کے ہی بد عقیدہ اپنایا جاتا ہے۔ ایک طرف اس پر کہنا کہ مجتہد کی تقلید کی بنا پر بنائے گئے غلط عقیدے پر تکفیر نہیں کریں گے اور پھر کہنا کہ اصلاح کریں گے تو خواہ ماخواہ کی فرقہ پرستی ہے جس میں اہل حدیث مبتلا ہیں

کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی ص ۱۰۶ پر لکھتے ہیں

عقیدے کا تعلق دل سے ہوتا ہے، جب تک وہ عقیدۂ کفر کا اظہار اپنی زبان سے نہ کرے یعنی کفرِ بواح نہ کرے تب تک شک ہے کہ اس کا عقیدہ ایسا ہے یا نہیں؟ پس شک کی بنیاد پر دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔

راقم کو حیرت ہے ایک طرف ایمان کو کم ہوتے ہوتے معدوم قرار دینے والے اس کو اب دل تک محدود کر رہے ہیں اور کفر بواح کیا کتب میں موجود نہیں ہے — یہ صرف دل تک محدود نہیں رہا ہے — غالی علماء اور صوفیاء نے اس کو کتب میں رقم کر دیا ہے۔